قادیانی مشین میں الہام باقی

ناظرین! گذشتہ پرچہ نمبر ۲ جلد اوّل میں آپ لوگوں نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔ کہ مرزا صاحب کذب بیانی اور غلط معانی سے کہانتک پرہیز کرتے ہیں۔ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے سے بھی نہیں رُکتے حالانکہ آپ کا قول ہے کہ ایک جھوٹ کے مقابلہ میں ہزار نشان بھی مفید نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۹) پس اس ایک اصول ہی سے ہم کو مرزا صاحب کے نشانات کی طرف سے اطمینان چاہیئے تھا کہ گو ہزار نشان بھی آپ کے واقعی ظاہر ہوں تاہم چونکہ اُن کے مقابلہ پر کئی ایک جھوٹ بھی آپ سے سرزد ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں اس لئے اُن نشانوں کی قدر اس سے زائد نہیں جو مرزا صاحب نے خود ہی تبلایا ہے جسکو پیغمبری الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ الکذوب قد یصدق (جھوٹے بھی بعض دفعہ سچ بول دیا کرتے ہیں) تاہم مرزا صاحب چونکہ ہمیشہ نشان نمائی سے پبلک میں غلط فہمی پھیلاتے ہیں اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اُن کی نشانات کی پڑتال کی جائے۔

آج جس نشان کی پڑتال کرنا ہم چاہتے ہیں وہ حقیقت الوحی میں درج ہے جو اصل الفاظ میں درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پانچواں نشان ایک پیشگوئی ہے جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء کے ٹائیٹل پیج کے آخری ورق کے پہلے صفحہ میں درج ہے اور وہی پیشگوئی اخبار بدر جلد ۵ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء میں مندرج ہے اور ایسا ہی وہی پیشگوئی اخبار الحکم مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۶ء اور نیز پرچہ الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء میں مع تشریح درج ہو کر شائع ہو چکی ہے چنانچہ پہلے ہم اس پیشگوئی کو اس جگہ لکھتے ہیں جو رسالہ مذکورہ اور دونوں اخباروں میں درج ہو چکی ہے۔ اور بعد میں جس طرح وہ پوری ہوئی اُس کو لکھیں گے۔ اور وہ پیشگوئی مع اُسی زمانہ کی تشریح کے یہ ہے۔ دیکھو الہام ۵ مئی ۱۹۰۶ء پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ ثلج کا لفظ عربی ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اُس کے لوازم میں سے ہوتی ہے اُس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں

ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں ہمارے ملک میں خدا تعالےٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ اور برف اور اُس کے لوازم سے شدّت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئیگی (یعنی کسی حصّہ دنیا میں جو برف پڑیگی وہ شدّت سردی کا موجب ہوجائیگی) اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر میں ایسے دلائل اور شواہد میسّر آجائیں جن سے اُسکا دل مطمئن ہوجائے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تحریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے بکلی اطمینان ہوگیا اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلّی اور سکینت پا لیتا ہے تو اُس کے لوازم میں سے ہی کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ اور شک کو دُور کرنا اور پوری تسلّی بخشنا تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دنوں میں نشانوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے اس لئے بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہو جائیگا اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلّی دُور ہوجائینگے اور حجت پوری ہوجائیگی۔ اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہی قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوجائینگے اور جب بہار کا موسم آئیگا تو اس قدر متواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفوں کے منہ بند ہوجائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلّی پاجائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلّی پانا اور شکوک و شبہات سے رہا ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفات نازل کریگا۔ واللّٰہ اعلم بالصّواب ۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷ و ۳۸ و ۳۹)

جواب۔ اتنی طول طویل تقریر میں پیشگوئی کا صرف مطلب بیان کیا گیا ہے جسکو ہم دو لفظوں میں بتلا کر آگے چلتے ہیں :۔

(۱) اس پیشگوئی کا وقوعہ موسم بہار میں ہوگا +

(۲) اس پیش گوئی سے مراد برف باری ہے + یا

(۳) اس پیش گوئی سے مراد مخالفوں کا اطمینان اور تسلّی ہے +

اس سے آگے چلکر آپ اس پیش گوئی کی صداقت بیان کرنے کو فرماتے ہیں:-

"یہ پیش گوئی جو مع تشریح رسالہ ریویو آف ریلیجنز. اور پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں اس کے ظہور سے نَو ماہ پہلے لکھی گئی تھی اور ظہور کے لئے بہار کا موسم معین کیا گیا تھا صفائی سے پوری ہوگئی یعنی عین بہار کا موسم آیا اور باغ پھولوں اور شگوفوں سے بھر گئے تب خدا تعالےٰ نے اپنا وعدہ اس طرح پورا کیا کہ کشمیر اور یوروپ اور امریکہ کے ملکوں میں برف باری حد سے زیادہ ہوئی جس کی تفصیل ابھی ہم انشاء اللہ چند اخباروں کے حوالہ سے لکھیں گے لیکن اس ملک میں بموجب منشاء پیش گوئی کے خاص اس حصّہ ملک میں وہ شدّت سردی اور کثرت بارش ہوئی کہ ملک فریاد کر اٹھا اور ساتھ ہی بعض حصّہ میں اس ملک کے اس قدر برف پڑی کہ کہ لوگ حیران ہوگئے کہ کیا ہونے والا ہے چنانچہ آج ہی ۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام حاجی عمر ڈار صاحب (جو باشندہ کشمیر ہیں اور اس وقت میرے پاس قادیاں میں ہیں) عبدالرحمن ان کے بیٹے کی طرف سے) کشمیر سے آیا ہے کہ ان دنوں میں اس قدر برف پڑی ہے کہ تین گز تک زمین پر چڑھ گئی اور ہر روز ابر محیط عالم ہے یہ وہ امر ہے کہ کشمیر کے رہنے والے اس سے حیران ہیں کہ بہار کے موسم میں اس قدر برف کا گرنا خارق عادت ہے - اور جس قدر اس ملک میں بارش ہوئی اُس کی شہادت چند اخباروں سے ذیل میں درج کرتے ہیں"

اس سے آگے چلکر چند اخباروں کے حوالے لکھے ہیں جنکا مضمون ہے کہ فروری ۱۹۰۶ء میں سخت بارش اور برف باری ہوئی چنانچہ ایک حوالہ اخبار جاسوس کا جو مختصر ہے یہ ہے آپ لکھتے ہیں کہ:-

"اخبار جاسوس آگرہ پرچہ ۱۵ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۴ میں لکھا ہے - کہ ۶ فروری ۱۹۰۶ء کو شام کے وقت کانپور میں سخت بارش ہوئی طوفان برق آیا اور ایسی ژالہ باری ہوئی کہ ریل بند ہوگئی" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲)

اس سے بعد آپ بڑی صفائی سے اس پیش گوئی کی صفائی کرنے کو لکھتے ہیں کہ:-

"یہ اخبار ہیں جو ہم نے اس پیشگوئی کے پورے ہونے کے لئے جو اس ملک میں بارش وغیرہ ہونے پر موقوف تھی ان کے گواہان لکھے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو اور پچاس ساٹھ اخبار اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے پیش کر سکتے تھے مگر میں جانتا ہوں کہ اس قدر اخباروں کی شہادت کافی ہے اور ملک خود جانتا ہے کہ اس موسم بہار میں یہ غیر معمولی بارشیں ہیں جن کا علم بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کو بھی نہیں تھا بلکہ بارشوں اور طوفان وغیرہ کی پیشگوئی کرنیوالے جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہیں جو اس کام کے لئے بڑی بڑی بھاری تنخواہیں پاتے ہیں وہ پیشگوئی کر چکے تھے کہ معمولی بارش سے زیادہ نہیں ہوگی چنانچہ پرچہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۶ء میں اس رائے کو دیکھو جو انہوں نے آئندہ موسم کے لئے ظاہر کی ہے۔

اور اس پیش گوئی کا ظہور بارش اور سردی کے متعلق صرف اس پہلو سے ظہور میں نہیں آیا کہ غیر معمولی بارش اور غیر معمولی سردی بہار کے موسم میں پڑ گئی بلکہ اس دوسرے پہلو سے بھی پیشگوئی کا ظہور ہوا کہ اس بہار میں عام طور پر تمام ملک کے حصوں میں بارش ہو گئی اور جن اضلاع میں بارش سے ہمیشہ ترستے تھے وہاں بھی ہو گئی پس ہر ایک شخص جو عقل اور حیا اور انصاف اور خدا ترسی سے کام لیگا وہ بلا تامل اس بات کا اقرار کریگا کہ یہ امر خارق عادت اور غیر معمولی تھا جسکی خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی تھی اور اس ملک میں ایسے حالات کے پیش از وقت ظاہر کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی میں ایک عملہ مقرر تھا اور منجم بھی تھے مگر کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ موسم بہار میں یہ غیر معمولی بارشیں ہونگی اور برف پڑیگی صرف اس خدا نے ہی خبر دی جس نے ہماری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا تا تمام قوموں کو آپکے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے" (ص ۴۳ و ۴۴)

پیش گوئی کے ایک پہلو کو بیان کر کے دوسرا پہلو بیان کرتے ہیں کہ:۔

"یہ حصہ تو کثرت بارشوں کے متعلق ہے اب ہم اس حصہ کو بیان کرتے ہیں جو برف گرنے کے متعلق کسی قدر پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں تا معلوم ہو کہ یہ پیشگوئی اس ملک سے خاص نہیں رہی بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اس نے خارق عادت رنگ دکھلایا ہے اور وہ یہ ہے۔ اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں جو ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کے مطابق ہے

یوروپ کی موسمی حالت کے متعلق مندرجہ ذیل حال لکھا ہے:-

"بعض ممالک یوروپ میں امسال سردی کی ایسی شدت بیان کی جاتی ہے کہ سنین ماضیہ میں اس کی کوئی نظیر شاذ ہی ملے چنانچہ بلجیم میں مقیاس الحرارت صفر سے بھی زیادہ نیچے چلا گیا ہے۔ برلن میں نقطہ انجماد سے تیرہ درجہ نیچے بیان کیا جاتا ہے۔ آسٹریا ہنگری میں بیس درجہ نیچے۔ اس شدید سردی سے کئی آدمی بھی مرچکے ہیں۔ براعظم یوروپ کی بعض ریلوی لائنوں کی آمد و رفت میں خلل پڑگیا ہے۔ کیونکہ انجنوں کے نل پانی کے جم جانے سے پھٹ گئے۔ ڈینیوب اور اوڈیسہ کی بندرگاہیں یخ بستہ ہو رہی ہیں۔ روس اور برطانیہ میں مقیاس الحرارت اس قدر گر گیا ہے کہ قبل ازیں کئی سال یہ نوبت نہ پہنچی تھی۔ روم اور نیپلز کے درمیان ٹرینوں پر اس قدر برف باری ہوئی ہے کہ الامان۔ قسطنطنیہ میں کئی کئی فٹ تک برف پڑی۔ آبنائے باسفورس میں جہازوں اور سٹیمروں کی آمد و رفت ملتوی ہوگئی ہے۔ چینل میں آجکل جو جہاز اِدھر اُدھر سے پہنچتے ہیں وہ بالکل برف سے مستور ہوتی ہیں۔ پیرس کے بازاروں میں غریب و غربا ٹھٹھر ٹھٹھر کر جان بحق ہو رہی ہیں۔ اٹلی کی جھیلیں اور نہریں جمی ہوئی ہیں۔ کیا سائنس اور علم حوادث ارضی اور سماوی کے ماہر اس بات کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں کہ اگر قدرت کا یہ عظیم الشان کارخانہ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لئے ایک مقررہ قانون کا پابند ہے۔ اور کوئی فوق الفوق قادر مطلق اور مدبر بالارادہ ہستی اس پر متصرف نہیں تو نیچر کے حالات روزمرہ میں کبھی کبھی یہ خلاف معمول واقعات کا ظہور کیوں ہوتا ہے اور کیا ایسے حوادث سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس کے عقائد کو مان کر انسان کسی حال میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا ورنہ دہریے تو ایک طرف رہے اکثر مذاہب موجودہ کے پابند بھی ایسے موقعوں پر اپنے معتقدات کی معقولیت کا کوئی قابل اطمینان ثبوت نہیں دے سکتے" (ص ۲۴ و ۲۵)

یہ سب کچھ لکھکر اخیر پر آپ لکھتے ہیں کہ:-

"ہم پہلے اس سے لکھ چکے ہیں کہ یہ پیش گوئی وقوع سے نو ماہ پہلے یعنی ۵ مئی ۱۹۰۷ء کو اخباروں میں شائع ہو چکی تھی۔ پھر نو ماہ کے بعد ایسی کھلے کھلے طور پر ظہور میں آئی کہ پنجاب اور

ہندوستان اور یوروپ اور امریکہ کی تمام اخباریں اس کی گواہ رد ثبت ہوگئیں پس ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ کسی انسان کو یہ عمیق در عمیق علم حاصل نہیں اور نہ کسی مفتری کی یہ جان بیش جاتی ہی کہ وہ افترا کے طور پر خدائی قدرت کو آپ دکھاوے یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ جیسا کہ خدائے قادر نے دو گذشتہ بہاروں کے متعلق دو زلزلوں کی خبر دی تھی یعنی ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء میں۔ ایسا ہی تیسری مرتبہ پھر بہار کے متعلق یہ خبر دی کہ بہار کے موسم آئندہ میں جو سنہ ۱۹۰۷ء میں آئیگا سخت بارشیں ہونگی اور سردی بہت پڑیگی اور برف پڑیگی سو ایسا ہی ظہور میں آگیا اور بڑی شان و شوکت سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک" (ص ۴۵)

جواب۔ ہماری جواب میں تنقیح طلب امور چار ہونگے (۱) کیا مرزا کی اس پیشگوئی کی عبارت الہامی ہو سکتی ہے؟ (۲) کیا یہ پیشگوئی مرزا صاحب کی پیش کردہ تفسیر کے مطابق واقع ہوئی ہے؟ (۳) کیا بہار کے موسم سے مراد یہی ہے جو مرزا صاحب نے بتلائی ہے؟ (۴) کیا یہ پیشگوئی بھی مثل اور پیش گوئیوں کے گول مول ہے یا واضح ہے؟

سو واضح ہو کہ مرزا جی کے الہام کی عبارت اُردو ہے پس ضروری ہے کہ اس کی تفسیر اور تشریح وہی کی جاوے جو اُردو محاورے کے موافق ہو۔ اگرچہ اعلیحضرت کو جب کبھی کوئی غلط عبارت الہام ہوتی ہے تو آپ فرمایا کرتے ہیں کہ خدا کسی زبان کے قواعد کا پابند نہیں ہے (اخبار بدر ۱۶ اپریل سنہ ۰۸ء) لیکن یہ عذر آپ کا داناؤں کے نزدیک قابل شنوائی نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ جس زبان میں الہام نازل کرے اسی زبان کے خلاف محاورہ کلام کرے اُس زبان میں جس چیز کو مذکر کے صیغے سے استعمال کرتی ہیں خدا اُسکو مؤنث سے کہے اور بجائے "ہاتھی آیا" کے "ہاتھی آئی" اور بجائے "چڑیا اُڑ گئی" کے "چڑیا اُڑ گیا" کہے تو کون دانا ہے کہ اس مہمل کلام کو فصیح یا کم سے کم صحیح مانیگا؟ قرآن مجید بھی ہمارے دعوے کی تصدیق اور مرزا جی کی تکذیب کرتا ہے۔ ارشاد ہے مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنی خدا کی طرف سے جتنے رسول آئے ہیں وہ قوم کے محاورے پر چلتے رہے ہیں تاکہ لوگوں کو واضح کر کے بتلا سکیں۔ اس آیت نے ثابت کیا ہے کہ ملہم کے الہام جس زبان میں ہوں اُس زبان کی پابندی قواعد سے ہونے چاہئے مگر مرزا جی چونکہ (بقول خود) مجدد ہیں۔ اس لئے

ہر بات (مذہبی - اخلاقی - لٹریری - ادبی) میں جبتک تجدید نہ کریں اپنے فرض منصبی سے سبکدوش نہیں ہوسکتے - کیوں نہو سے

بنے کیونکہ کہ ہے سب کار اولٹا ٭ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اولٹا

بہرحال چونکہ یہ الہام اُردو زبان میں ہے اس لئے اس کے معنے اُردو محاورے کے مطابق ہونگے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں تو ثلج کا لفظ اُردو محاورے میں آتا ہی نہیں بلکہ بجائے اس کے برف کا لفظ آتا ہے کوئی اُردو دان یہ کہیگا کہ میں نے ثلج کھایا ہاں یہ کہیگا کہ برف کھایا - برف کا پانی کہیگا لیکن ثلج کا پانی نہ کہیگا - اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزاجی کا یہ کلام الہام الٰہی نہیں ورنہ کہنا پڑیگا کہ خدا اُردو فصیح نہیں بول نہیں سکتا -

(۲) دوسرا امر تنقیح ہمارا یہ تھا کہ مرزا صاحب کی تفسیر کے مطابق وقوعہ نہیں ہوا -

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اس پیشگوئی کے دو معنے ہیں ایک تو برف باری - دوئم مخالفین کا اطمینان قلب اور پھر سکوت جسکا مطلب یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے وقوعہ کے بعد کوئی مخالف - مخالفت نہ کرسکیگا - بلکہ اُس کا اطمینان کلی ہوجائیگا - حالانکہ یہ نہیں ہوا اور کسی ثبوت کی حاجت کیا ہے اخبار اہلحدیث میں جو جو مخالفت آپکی ہوتی ہے کس سے مخفی ہے ہاں مُرقع قادیانی تو آپ کے نام نامی و اسم گرامی کا تحفہ (ڈیڈی کیشن) ہے - پھر لطف یہ ہے کہ یہ رسالہ جاری بھی اُس وقت ہوا جبکہ بقول آپکے آپکی یہ پیش گوئی پوری ہوچکی تھی -

کیونکہ بقول آپکے آپکی یہ پیش گوئی فروری ۱۹۰۸ء میں پوری ہوئی مگر مُرقع قادیانی جون ۱۹۰۷ء میں جاری ہوا ہے اور آپکا اشتہار جو اس کے اجرا کا باعث ہوا تھا - ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء کو نکلا تھا جو تاریخ پیشگوئی سے دو ماہ بعد کا واقعہ ہے - مُرقع قادیانی کے علاوہ اور متعدد کتابیں اور رسالے آپ کے برخلاف نکل رہے ہیں ابھی حال ہی میں ایک کتاب "مثنوی مولوی ہند"[1] جو ایک منظوم اور بسیط کتاب ہے آپ کی تردید میں شائع ہوئی ہے تو پھر کون دانا کہسکتا ہے کہ آپ کی یہ پیشگوئی

[1] یہ کتاب کل نظم میں ہے اس کے اصل مضمون کے اشعار آٹھ سو چھپن ہیں جو ۳۲ صفحوں پر ہیں اور ضمیمہ ۱۰ صفحوں پر ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۴؎ ملنے کا پتہ :-

مولوی لعل محمد صاحب ... ضلع ... (اڈیٹر)

پوری ہوگئی +

حیرانی کی بات ہے کہ مرزا صاحب کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی جس کے معنے خود ہی یہ کرتے ہیں کہ مخالفوں کو اطمینان اور تسلی ہوجائیگی باوجود اس شدید مخالفت کے سچی ہوگئی۔ میرے خیال میں مرزا صاحب کا ضمیر بھی اُنکو اندر سے ڈراتا ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے پیشگوئی کے معنوں میں سے برف باری کے پہلو کا ثبوت دینے کی کوشش کی ہے۔ دوسرے پہلو (اطمینان مخالفین) کی طرف نہیں جھکے۔

ہماری اس تقریر سے یہ ثابت ہُوا کہ مرزا جی کی یہ پیشگوئی بمعنے دوئم (اطمینان مخالفین) بالکل غلط ثابت ہوئی ہے کیونکہ مخالف بدستور مخالفت اور شقاق پر تلے بیٹھے ہیں بلکہ دن بدن زیادہ سرگرم ہیں۔ رہا اول پہلو یعنی برف باری کا سو تیسرے امر تنقیح کی تنقیح کے بعد اُسکا تصفیہ بھی ہوجائیگا۔

(۳) تیسرا امر تنقیح موسم بہار کی تحقیق سے متعلق ہے کہ ہندوستان خصوصاً پنجاب میں (جہانکہ مرزا صاحب مقیم ہیں) موسم بہار کس موسم میں ہوتا ہے یعنی شمسی حساب میں کون کون مہینہ موسم بہار کہلاتا ہے +

تعجب ہے کہ مرزا صاحب ہر بات میں کیوں تجدید کے مدعی بنتے ہیں۔ ان سے زیادہ تعجب اُن لوگوں پر ہے جو باوجود عربی میں مولوی اور انگریزی میں گریجویٹ کہلا کر قادیانی کرشن کی ژٹلیات پر کیونکر ایمان لے آتے ہیں اور خام عقلوں کی طرح ہر ایک واہیات بات پر کہتے ہیں آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین +

مرزائیو! ام تامرکم احلامکم ام انتم قوم طاغون دکیا تمہاری عقلیں تم کو یہی حکم کرتی ہیں یا تم واقعی سرکش اور بے سمجھ لوگ ہو۔ واللہ جس وقت مرزا جی کی اس قسم کی ہزلیات دیکھتا ہوں اور ادھر بعض مریدان مرزا سے سنتا ہوں کہ فلاں صاحب دیکھئے اتنے بڑے عالم اتنے بڑے حکیم مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اُن کے علم وفضل کا ذکر سنکر میں اُن کے علم سے کچھ مرعوب ہوں اُلٹا اُن کے علم سے بدگمان ہوکر اُنکی عقل اور دیانت پر فتوے دینے کو طیار ہوجاتا ہوں کیا یہ کسی اہل علم کی شان ہے کہ ایسی ژٹلیات کو قبول کرے جو مرزا کے منہ سے نکلیں؟ (معاذ اللہ)

موسم بہار کی تحقیق کے لئے سرکاری مدارس کا پنجاب جغرافیہ آپ چاہیں دیکھ لیں۔ صاف مضمون

ملتا ہے کہ فروری کے خاتمہ تک موسم سرما ہوتا ہے اور مارچ سے بہار شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ افغانستان اور شملہ کے مدارس میں سردیوں کی جو تعطیلات کلاں ہوتی ہیں وہ جنوری اور فروری کے مہینوں میں ہوتی ہیں اگر فروری کا مہینہ موسم بہار میں ہوتا تو کیوں ایسا ہوتا۔ قدیم ہندوستان بالخصوص پنجاب کے دستور کے مطابق بھی آپکی تقریر غلط ہے کیونکہ ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں ہولیوں کا تہوار بہار میں ہوتا ہے اسکی ابتدا اسی بنا پر ہے کہ تغیر موسم کی موقع پر اہل ہند باغات میں جا کر سیر کیا کرتے ہیں انہی ایام کو ہولیاں کہتے ہیں اور یہ تہوار وسط مارچ میں ہوتا ہے پس ان معقول وجوہ سے مرزا جی کی پیشگوئی معنے اوّل (برف باری) کے لحاظ سے بھی جھوٹی ثابت ہوئی فالحمد للہ علے ذلک +

مرزائیو! یہی تمہارے نبی - رسول - اور سلطان القلم کی دیانت اور لیاقت کا نمونہ ہے؟ خود ہی غور کرلو سے ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی -

(۴) چوتھا امر تنقیح ہمارا یہ تھا کہ یہ پیشگوئی اپنی گولائی میں کسی سابقہ پیشگوئی سے کم نہیں - کیونکہ اس کے اصل الفاظ کسی سنہ وسال سے محدود نہیں ہوسکتے غور سے دیکھو -

---

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

کیسے گول سانچے کے ڈھلے ہوئے الفاظ ہیں کہ جب چاہیں جس جگہ چاہیں چسپاں کردیں مگر چونکہ مرزا جی نے خود ہی اسکو ۱۹۰۶ء کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اسلئے ہم انپر اعتراضات کرنے کا حق رکھتے ہیں ورنہ ہم سے پوچھتے تو اس گول مول کو اپنی گولائی ہی پر رہنے دیتے اور اڑے وقت میں جب چاہتے اسی سے کام لیتے - جیسا کہ آپکی عادت شریفہ ہے - مثال کے لئے دو بکریوں والا الہام ناظرین کو سناتے ہیں -

مرزا جی کا الہام ہے شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح کیجائینگی یہ الہام آپکا زمانہ تصنیف براہین احمدیہ کا ہے چنانچہ الہامی تھیلہ (براہین) میں بھی یہ درج ہے - ایک زمانہ تھا کہ اس الہام کی بابت آپ نے یوں گوہرافشانی کی تھی کہ :-

"پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷)

لیکن اس سے بعد جب کابل ہیں (بقول آپکے) دو مرید مرتد قرار دیکر بحکم سرکاری مارے گئے تو آپنے جھٹ سے پیشگوئی (دو بکریاں والی) اُنپر چسپاں کردی (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۷) مرزائیو! اس بڈھے بدحواس کو تم اتنا تو پوچھو کہ ایسی خود رفتگی کیوں کیا کرتا ہے آہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیدیکر + جو اُس نے ہاتھ میری ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

مختصر یہ کہ مرزا صاحب کے الہام عموماً اور تلیچ والا الہام خصوصاً بالکل غلط محض جھوٹ سراسر کذب ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اپنے الفاظ اور معانی کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ ہم اُسکو یہ خطاب دیں ؎ خود غلط مضمون غلط - املا غلط - انشا غلط

ہماری بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

مُرقع نمبر ۱۲ جلد اوّل میں اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ جلد سے مرقع ڈیوڑھا کیا جائیگا اور قیمت صرف چار آنہ اضافہ ہوگی اسپر ہمارے قدردانوں نے جو قدر افزائی کی اُسکا نمونہ ایک خط ہے جو درج ذیل ہے :-

"جناب مکرم بندہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام فیوضاتہٗ السلام علیکم آپکا مرقع نمبر ۱۲ بابت مئی ۱۹۰۸ء پہونچا - اُسکی مطالعہ سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - اللہ تعالیٰ آپکو اس مرقع کے عوض میں اجر عظیم و ثواب جسیم عطا فرمادیگا - آپنے لکھا ہے کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرقع آئندہ سال موجودہ ضخامت سے ڈیوڑھا کیا جاویگا - اور قیمت میں صرف ۴؍ اضافہ ہوگا - پس شائقین مرقع مطلع رہیں کہ آئندہ ماہ یعنی جون کا پرچہ اُن کے نام برمع فیس منی آرڈر ۱؍ پر ویلیو کیا جاویگا - انتہیٰ -

جناب من رسالہ کے ڈیوڑھا ہونے پر بہت خوشی حاصل ہوئی لیکن قیمت نہایت ہی تھوڑی ہے - اگر مرقع کی قیمت عوام سے بجائے ۱؍ کے ۸؍ اور اغنیاء سے بجائے ۸؍ کے ۱۲؍ ہوتی تو انصاف کی بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمانوں کو آپ جیسے علماء کے وسیلہ سے اس دجال کے دام تزویر سے نجات بخشیگا تو یہ سب ثواب آپکا ہی ہوگا - دوسرا